سوال نمبر 371 جناب محترم عنایت اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی، خیبر پختونخوا

کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

سوال	جواب
الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں سے ایک شمار کیا گیا ہے؟	نہیں۔ پشاور کا شمار دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں بالکل بھی نہیں ہوتا، نہ ہی اس کی کوئی مستند سائنسی تحقیقاتی رپورٹ موجود ہے۔ یہ درست ہے مختلف اخبارات اور ٹی وی چینلز پر یہ رپورٹ کیا جاتا ہے کہ پشاور دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں سے ایک ہے حالانکہ اس کا سائنسی حوالہ موجود نہیں۔ سائنسی تحقیق کے کچھ اصول ہوتے ہیں اگر کسی شہر کی آلودگی کا مطالعہ کرنا ہو تو تقریباً 52 ہفتوں (Weeks) پر مبنی ایک تحقیق منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں ہر ہفتے دو دن تقریباً آٹھ گھنٹے مختلف وقفوں سے وہاں فضائی آلودگی کے لئے نمونہ (sample) لیا جاتا ہے اور تجزیہ کے بعد پھر کہیں رپورٹ مرتب کر کے شائع کی جاتی ہے۔ ادارہ تحفظ ماحولیات خیبر پختونخوا کی اس حوالے سے اپنی ایک تحقیق بنام "Environmental Profile of Khyber Pakhtunkhwa" موجود ہے جو کہ 2017 میں شائع ہو چکی ہے۔ اس پروفائل کے مطابق Particulate Matter (PM 2.5) اور NO2 اپنے مقررہ حدس تجاوز کر چکی ہے جبکہ باقی parameters اپنی حدود میں ہیں۔
ب) آیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی طرح اب خیبر پختونخوا میں بھی سردیوں کے موسم میں سموگ ہوتا ہے؟	نہیں۔ پشاور کی حالت سموگ (smog) کے حوالے سے پنجاب سے کئی گنا بہتر ہے، کیونکہ پنجاب میں کوڑے کرکٹ کو کھلم کھلا جلایا جاتا ہے۔ جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ اس کے علاوہ گرد و غبار بھی سموگ کی وجوہات میں سے ایک ہے۔ پشاور میں سموگ کے مسئلے پر قابو پانے کے لئے ادارہ تحفظ ماحولیات، خیبر پختونخوا نے WSSP, Distt Nazims, Cantonment Board، PDA کو خطوط ارسال کئے ہیں کہ EPA ان تمام لوگوں / محکموں کے خلاف کاروائی کرے گا جو کہ کوڑا کرکٹ کو جلانے اور باغیر چھڑکاؤ کے سڑکوں کی صفائی میں ملوث قرار پائیں گے۔ لہٰذا اپنے زیر نگرانی کام کرنے والے عملے کو متنبہ کریں کہ فضائی آلودگی کا سبب نہ بنیں (Annex-I) اس کے علاوہ اینٹوں کی بھٹیوں (Brick Kilns) میں بھی ٹائر جلائے جاتے ہیں جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے CCPO اور ڈپٹی کمشنر پشاور کو خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے گذارش کی گئی ہے کہ لوکل ایڈمنسٹریشن کو احکامات جاری فرمائیں کہ اینٹوں کی بھٹیوں میں ربڑ جلانے سے گریز کریں (Annex-II)۔
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت پشاور کی حالت کو تبدیل کرنے اور لوگوں کی صحت کو محفوظ بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟	لوگوں کی صحت کو محفوظ بنانے کے لئے حکومت نے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں۔ جن میں سے کچھ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ EPA نے حال ہی میں پشاور کی 22 اینٹوں کی بھٹیوں کے مالکان پر کیسز (Cases) بنا کر Environmental Protection Tribunal کو بھیجے ہیں۔ ان میں سے ایک Tyre Pyrolosis بھی شامل ہے۔ گاڑیوں کا دھواں بھی فضائی آلودگی میں اپنا اچھا خاصہ حصہ ڈالتا ہے۔ گاڑیوں کے دھوئیں کی ٹیسٹنگ کا کام VETS کے حوالے تھا جو کہ پہلے EPA کے زیر نگرانی کام کرتی تھی مگر اب ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ بی۔آر۔ٹی (BRT) کے منصوبے کی تکمیل کے بعد تعمیراتی کام سے پیدا ہونے گرد و غبار میں نمایاں کمی واقع ہوگی اور امید کی جاتی ہے گاڑیوں کی تعداد میں بھی کمی ہو جائے گی جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتی ہے۔ مزید برآں محکمہ جنگلات نے Billion Trees Afforestation Project کے تحت پشاور کے علاقے گرشی چندن میں کئی سکیڑ پر محیط اراضی پر مصنوعی جنگل اگایا ہے یقیناً یہ جنگل فضائی آلودگی میں کمی میں اپنا کردار ضرور ادا کرے گا۔ اس کے علاوہ بالعموم دوران گشت موائی آلودگی پیدا کرنے اور جنداور کہر میں اضافہ کرنے پر پانچ کباڑ خانوں کو خیبر پختونخوا ادارہ تحفظ ماحولیات قانون، 2014 کے سیکشن 17 کے تحت فوری طور پر نوٹس جاری کیے اور متعلقہ دن کی پیشی پر ان کو امتناع دیا گیا اور حلفاً تحریر دی گئی کہ آئندہ وہ کبھی کسی قسم کے مواد کو کھلی جگہ پر آگ نہیں لگائیں گے۔ مزید برآں ان کو ماحولیاتی تحفظ کا آرڈر (EPO) جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ 36 عدد کباڑ / کچرہ فروشوں کو بھی فوری نوٹس جاری کیے گئے۔ ان میں سے 11 کباڑ / کچرہ فروش متعلقہ تاریخ پیش ہوئے نے اور حلفاً اقرار کیا کہ اپنے کاروبار کو ماحولیاتی تقاضوں کے مطابق چلائیں گے اور کسی قسم کی فضائی آلودگی نہیں پھیلائیں گے۔